3659 ـ ایسے پروگرام میں کام کرنا جس سے کفار کو عسکری فائدہ پہنچے

سوال

آپ کی جانب سے دیے گئے بہت سے جوابات کا مطالعہ کرنے کے بعد الحمد للہ میں ان معقدہ مسائل میں آپ کی آراء سے مطمئن ہوا ہوں جن سے اس وقت امت دوچار ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنی رحمت برسائے، جیسا کہ آپ اپنے علم سے مسلمانوں کی مدد کر رہے ہیں. آمین
میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا دنیاوی علوم سیکھنے کے لیے مسلمان شخص کا کفار ممالك جانا جائز ہے؟
اور کیا ہمارے لیے ایسے پروگرام بنانے جائز ہیں جو کفار کی عسکری ضروریات میں ممد و معاون ثابت ہوں، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ حالت امن میں ہیں؟
اور کیا اس کام کے ذریعہ حاصل کردہ مال حرام ہے یا حلال؟
میری گزارش ہے کہ برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیں، میں طالب علم ہوں اور خیالات بکھرے ہوئے ہیں کہ آیا میں صحیح کر رہا ہوں یا غلط؟
اس کے متعلق میں نے اپنے کچھ دوست واحباب سے بات کی تو انہوں نے اسے حلال کہا، کیونکہ ہمارے لیے یہ اہم نہیں کہ وہ ہمارے تیار کردہ پروگرام کو کس چیز میں استعمال کریں گے، ہم تو صرف کام کرتے اور اس کی مزدوری حاصل کرتے ہیں، اس میں ہم کسی اسلامی ملك کے بارہ میں نہیں سوچتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ دنیاوی علوم مسلمانوں کو فائدہ مند ہیں، اور ان کی تعلیم مسلمان ممالك میں میسر اور مہیا نہیں، تو پھر ایك شرط کے ساتھ دیار کفار میں جا کر اسے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں:

یہ کہ: تعلیم حاصل کرنے والا متدین یعنی دین پر عمل پیرا ہو، اور دینی تعلیم یافتہ ہو، تا کہ شہوات اور شبہات سے بچ سکے.

اور ہمارے لیے کسی ایسے پروگرام میں کفار کی مدد و معاونت کرنی جائز نہیں جس سے مسلمانوں کو ضرر اور اذیت پہنچے، اور کافروں کو مزید تسلط حاصل ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى وگناہ اور معصيت ونافرمانى اور ظلم و زياتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.

چاہے يہ ضرر اور نقصان مستقبل ميں ہونے كا انديشہ ہو، جيسا كہ امن و سلامتى كے وقت حالت ہے، يا پھر حربى اور جنگ كرنے والے كفار سے جلد نقصان اور ضرر حاصل ہو.

آپ يہ ياد ركھيں كہ رزق حلال حاصل كرنے كے دروازے بہت زيادہ اور كئى ايك ہيں، اور پھر حديث ميں بھى ہے:

" جو كوئى شخص كسى چيز كو اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے، تو اللہ تعالى اسے اس بھى بہتر اور اچھى چيز عطا فرماتا ہے"

واللہ اعلم .